Day: Date:

نام : ایمن عتاز

سوال نمبر 1

آج کی انتہائی منتشر مسلم امہ کو متحد کرنے کے لیے آپ کیا اقدامات تجویز کریں گے؟

جواب :

1. تعارف :

مسلم امہ آج تاریخ کے ایک نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں سیاسی انتشار، فرقہ واریت، معاشی انحصار، فکری زوال اور بیرونی مداخلت نے اسے کمزور کر دیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو ایک جسم، ایک جماعت، اور ایک امہ قرار دیا ہے۔ مگر عملی طور پر یہ وحدت مفقود نظر آتی ہے۔ عصر حاضر میں امہ کی بقاء، وقار اور عالمی کردار کا دارومدار اس کے اتحاد پر ہے جو محض نعروں سے نہیں بلکہ ٹھوس قرآنی بنیادوں پر استوار عملی اقدامات سے ممکن ہے۔ تاریخی طور پر مسلم امہ کا اتحاد اسلامی تہذیب کی بنیاد رہا ہے جس کے نتیجے میں عدل، علم اور حکمرانی کی بے مثال نمونے سامنے آئے۔ تاہم جدید قومی ریاستوں کے قیام کے بعد اجتماعی مفاد کی جگہ محدود قومی مفادات نے لے لی ہے جس سے امہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ فلسطین، کشمیر اور دیگر مظلوم مسلم خطوں

کے مسائل مسلم قیادت کی ناکامی اور اتحاد کے فقدان کی واضح مثالیں ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو"۔

(آل عمران: 103)

2- آج کی منتشر مسلم امہ کی وجوہات:

(i) قیادت کا فقدان اور ذاتی مفادات:

مسلم دنیا میں قیادت زیادہ تر ذاتی اقتدار، خاندانی سیاست اور مفاد پرستی کے گرد گھومتی ہے۔ جس کے باعث اجتماعی امہ کے مسائل پس پشت چلے جاتے ہیں۔ جیسے مسلم ممالک کے حکمران فلسطین یا کشمیر جیسے معاملات پر متحدہ موقف اختیار کرنے کے بجائے اپنی حکومتوں کے تحفظ کو ترجیح دیتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو"۔

(النسا: 58)

(ii) قومی مفادات کو امہ کے مفاد پر ترجیح دینا:

مسلم ممالک کا مسلم تنازعات میں غیر مسلم طاقتوں کے ساتھ اتحاد

Day: ______ Date: ______

کرنا مسلم امہ کو منتشر کرتا ہے۔ مسلم ممالک نے امہ کے اجتماعی تصور کے بجائے محدود قومی ریاستی سوچ کو اپنایا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(الحجرات: ۱۰)

(iii) معاشی انحصار اور غربت:

مسلم ممالک کا عالمی طاقتوں پر معاشی انحصار انہیں آزاد فیصلے کرنے سے روکتا ہے۔ قرضوں، غربت اور معاشی عدم استحکام نے سیاسی خود مختاری کو متاثر کیا ہے۔ معاشی کمزوری نے مسلم ممالک کو عالمی مالیاتی اداروں کا محتاج بنا دیا ہے۔ جیسے **آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک** کے شرائط کے مطابق پالیسیاں بنانا۔

(iv) ادارہ جاتی کمزوری:

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) جیسے ادارے عملی کردار ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ جس کے باعث اجتماعی مسائل حل نہیں ہو پا رہے۔ عملی اقدامات کی بجائے بیانات تک محدود ہیں۔ ان کی مثالوں میں **غزہ بحران** پر موثر مشترکہ لائحہ عمل کا فقدان ہے۔

Scanned with CamScanner

Day:______ Date:______

(۷) فرقہ واریت اور مسلکی تعصبات:

فرقہ وارانہ تعصبات/اختلافات نے امہ کو باہمی نفرت اور فرقہ واریت میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے اجتماعی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے۔"

عملی مثال:

سوشل میڈیا اور مذہبی اجتماعات میں نفرت انگیز تقاریر اور فرقہ وارانہ مواد کا پھیلاؤ۔

3۔ مسلم امہ کو متحد کرنے کے لیے مجوزہ اقدامات:

(۱) قرآن مجید کو مشترکہ نظریاتی بنیاد بنانا:

مسلم امہ کی سب سے بڑی کمزوری اس کا فکری انتشار ہے۔ فرقہ وارانہ، نسلی اور علاقائی تعصبات نے اُمت کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اتحاد کے لیے لازم ہے کہ قرآن وسنت کو واحد نظریاتی اساس بنایا جائے۔ جب تک فکری وحدت قائم نہیں ہوگی، سیاسی یا معاشی اتحاد ممکن نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو"۔

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

(۷) فرقہ واریت اور مسلکی تعصبات

فرقہ وارانہ اختلافات
نے امت کو باہمی نفرت اور فرقہ واریت میں مبتلا کر دیا ہے۔
جس سے اجتماعی طاقت کمزور ہوتی ہے۔ اس کی عملی
مثال سوشل میڈیا اور مذہبی اجتماعات میں نفرت
انگیز تقاریر اور فرقہ وارانہ مواد کا پھیلاؤ ہے۔ قرآن مجید
میں ارشاد ہے:

"آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ
کمزور پڑ جاؤ گے"۔

ج۔ مسلم امہ کو متحد کرنے کے لیے مجوزہ اقدامات:

(۱) قرآن مجید کو مشترکہ نظریاتی بنیاد بنانا:

مسلم
امہ کی سب سے بڑی کمزوری اس کا فکری انتشار ہے۔
فرقہ وارانہ نسلی اور علاقائی تعصبات نے امت کو تقسیم
کر رکھا ہے۔ اتحاد کے لیے لازم ہے کہ قرآن و سنت کو واحد
نظریاتی اساس بنایا جائے۔ جب تک فکری وحدت قائم
نہیں ہوگی، سیاسی یا معاشی اتحاد ممکن نہیں ہے۔ قرآن
مجید میں ارشاد ہوا:

"یقیناً یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے
اور میں تمہارا رب ہوں، پس میری

Scanned with CamScanner

Day: Date:

عبادت کرو"۔

(الانبیاء:92)

(ii) فرقہ واریت اور داخلی تنازعات کا خاتمہ:

فرقہ واریت امت کے اتحاد کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے، جسے اکثر بیرونی قوتیں اپنے مفادات کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ بین المسالک مکالمہ، مشترکہ فتاوی بورڈز اور نفرت انگیز بیانیے پر پابندی عائد ہونی چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

"ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا
جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑوں
میں بانٹ لیا"۔

(الروم:31,32)

(iii) سیاسی اتحاد اور اجتماعی خارجہ پالیسی:

مسلم ممالک کی انفرادی اور متضاد خارجہ پالیسی امت کو کمزور کرتی ہیں۔ فلسطین، کشمیر اور دیگر مسلم مسائل پر مشترکہ موقف ناگزیر ہے۔ سیاسی وحدت کے بغیر امت عالمی سطح پر موثر کردار ادا نہیں کرسکتی ہے۔ قرآن

Scanned with CamScanner

Day: Date:

مجید میں ارشاد ہے:

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں"۔

(التوبہ: ۷۱)

(۱۷) OIC کو موثر اور عملی ادارہ بنانا:

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کو محض بیانات کے فورم سے فعال اور فیصلہ کن ادارہ بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ مشترکہ دفاعی، سفارتی اور معاشی پالیسی فریم ورک سے ہی مسلم امہ کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"۔ (المائدہ: 2)

(۷) عدل، انصاف اور اچھی حکمرانی:

انصاف کے بغیر اتحاد ممکن نہیں ہے۔ ظلم اور بدعنوانی داخلی بغاوت کو جنم دیتی ہے۔ آج کی انتہائی منتشر مسلم امہ کو متحد کرنے کے لیے عدل، انصاف اور اچھی حکمرانی بہت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد

Day: Date:

حوالہ:

"بے شک اللہ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے"۔
(النحل: ۹۰)

۶۔ حاصل کلام:

مسلم امہ کا اتحاد کوئی خیالی تصور نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی واضح ہدایت اور تاریخی ضرورت ہے۔ اگر امت قرآن کو عملی ضابطہ حیات بنائے، فرقہ واریت ترک کرے، معاشی اور سیاسی تعاون کو فروغ دے اور اجتماعی شعور بیدار کرے تو وہ دوبارہ عالمی نظام میں باوقار مقام حاصل کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 2

۱۔ تعارف:

اسلام ایک آفاقی اور ابدی دین ہے جو ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے قابل عمل ہدایات فراہم کرتا ہے۔ چونکہ زمانہ مسلسل تغیر پذیر ہے، اس لیے انسانی زندگی میں ایسے نئے مسائل جنم لیتے رہتے ہیں جن کا براہ راست ذکر قرآن و سنت میں موجود نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں اسلامی قانون

Day: Date:

کی فعالیت اور اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لیے وسعت اور لچک کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اسلامی قانون کو جمود سے بچا کر عصری تقاضوں سے ہم آہنگ رکھتا ہے۔ اسلامی قانون میں اجتہاد کو ایک اہم ماخذ کی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہ شریعت کو ہر دور کے بدلتے حالات سے ہم آہنگ رکھنے کا ذریعہ بنتا ہے

2۔ اجتہاد کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم:

لغوی

اعتبار سے اجتہاد کا مطلب ہے "کسی کام میں پوری کوشش اور محنت کرنا"۔ جبکہ اصطلاحی طور پر اجتہاد سے مراد ہے کہ ایک ماہر عالم قرآن و سنت، اجماع اور قیاس کی روشنی میں ایسے شرعی مسائل کا حل تلاش کرے جن کے بارے میں صریح نص موجود نہ ہو۔ اجتہاد ذاتی خواہش یا قیاس محض نہیں بلکہ ایک منظم فقہی عمل ہے جو اصول فقہ کے دائرے میں رہ کر کیا جاتا ہے۔

3۔ اجتہاد کا تصور:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں بھی اجتہاد کا تصور موجود تھا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجنے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں قرآن و سنت کے بعد اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی اجازت دی، جس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خوشنودی

Day: ________ Date: ________

کا اظہار فرمایا۔ یہ واقعہ اجتہاد کی شرعی حیثیت کو واضح
کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی غور و فکر اور عقل کے
استعمال کی ترغیب دی گئی ہے، جو اجتہاد کی بنیاد ہے
قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں
کرتے؟"
(النساء: 82)

۶۔ اسلامی قانون کے ماخذ کے طور پر اجتہاد کی اہمیت:

(۱) شریعت کو جمود سے بچانا:

اجتہاد شریعت کو
ہر دور میں قابل عمل بناتا ہے۔ اجتہاد کے ذریعے
اسلامی قانون بدلتے ہوئے حالات کے مطابق رہنمائی فراہم
کرتا ہے۔ اجتہاد فکر و تدبر کی ترغیب دیتا ہے جو اجتہاد
کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

"پس اہل بصیرت! عبرت حاصل
کرو۔"
(الحشر: 2)

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

(ii) نئے اور پیچیدہ مسائل کا حل:

عصر حاضر میں جدید مسائل جیسے بینکنگ، ٹیکنالوجی طبی اخلاقیات میں اجتہاد کی ضرورت ہے۔ آج کے جدید مسائل جیسے بین الاقوامی قوانین میں رہنمائی اجتہاد کے ذریعے ممکن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو فرمایا کہ اگر قرآن وسنت میں رہنمائی نہ ملے تو اپنی رائے سے فیصلہ کریں۔ (سنن ابو داود، حدیث 3572)۔

(iii) فقہی وسعت اور لچک:

اجتہاد شریعت کی لچک اور وسعت کو ظاہر کرتا ہے اور اختلاف رائے کو رحمت میں بدلتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

"اور جو نیکی کرے گا وہ اپنے لیے کرے گا اور جو برائی کرے گا وہ اپنے لیے کرے گا۔"

(الزلزلۃ: 6-8)

یہ نصوص جامعیت اور اجتہاد کے ذریعے ان کے عملی اطلاق کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

Day:________ Date:________

(۱۷) معاشرتی اور قانونی رہنمائی:

اجتہاد کے ذریعے معاشرتی، معاشی اور بین الاقوامی مسائل میں شریعت کے اصولوں کا نفاذ ممکن ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور آپ کی امت میں ایسے لوگ ہوں جو ان کے حق میں فیصلہ کریں اور عدل کریں"۔

عدل و انصاف کی عملی ضرورت اجتہاد سے پوری ہوتی ہے۔

(۱۸) امت مسلمہ کے فکری احیا میں کردار:

اجتہاد امت میں علمی وسعت پیدا کرتا ہے، فکری جمود کو ختم کرتا ہے اور تخلیقی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور یاد کرو ہم نے تمہیں عقل دی ہے تاکہ تم سوچو اور عبرت حاصل کرو"۔

(الانعام: 50)

Day: Date:

5. حاصل کلام:

اجتہاد اسلامی قانون کا ایک زندہ اور موثر ماخذ ہے جو شریعت کی روح کو برقرار رکھتا ہے اور امت مسلمہ کو ہر زمانے میں عملی، علمی اور قانونی رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے بغیر اسلامی قانون بدلتی دنیا کے تقاضوں کا جواب دینے سے قاصر رہ جائے گا۔ اجتہاد کی موجودگی شریعت کو ہر دور کے چیلنجز سے ہم آہنگ رکھتی ہے اور اسے جمود سے محفوظ رکھتی ہے۔

Scanned with CamScanner